آپ کے مسائل اَور اُن کا حل (جلد اول)

از

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید کے بارے میں مسلکِ اہل سنت کا موقف

حضرت حسینؓ اور یزید کی حیثیت

س۔۔۔مسلمانوں میں واقعہ کربلا کے حوالے سے بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں کچھ لوگ جو یزید کی خلافت کو صحیح مانتے ہیں۔حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو باغی قرار دیتے ہیں جب کہ یزید کو امیر المومنین کہتے ہیں۔ازراہ کرم یہ فرمائیے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی کہنے والوں کے لئے کیا حکم ہے۔

یزید کو امیر المومنین کہنا کہاں تک درست ہے؟

ج۔۔۔اہل سنت کا موقف یہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے۔ان کے مقابلے میں یزید حق پر نہیں تھا۔اسلئے یزید کو امیر المومنین نہیں کہا جائے گا۔حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ''باغی'' کہنے والے اہل سنت کے عقیدہ سے باغی ہیں۔

صحیح حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں'' (ترمذی)

جو لوگ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نعوذ باللہ ''باغی'' کہتے ہیں وہ کس منہ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت وسیادت میں جنت میں جائیں گے۔

کیا یزید کو پلید کہنا جائز ہے

س۔۔۔مسئلہ دریافت طلب یہ ہے کہ ایک مشہور حدیث بسلسلہء فتح قسطنطنیہ ہے کہ جو پہلا دستہ فوج کا قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوگا۔ان لوگوں کی مغفرت ہوگی۔یزید بھی اس دستہ میں شریک تھا۔اسلئے اس کی مغفرت ہوگی۔ایسی صورت میں ''یزید پلید'' کہنا مناسب ہے؟لوگ کتابوں میں یزید کو اکثر اس نام سے یاد کرتے ہیں۔

دوسرے کون جانتا ہے کہ یزید نے مرنے سے پہلے توبہ کر لی ہو۔اللہ بہتر جانتا ہے جب تک اس کا یقین نہ ہوجائے کہ فلاں کی موت کفر پر ہوئی اس کو کافر کہنا یا اس کو لعنت کرنا صحیح ہوگا یا نہیں؟

ج۔۔۔یزید کو پلید اس کے کارناموں کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔حضرت حسینؓ کی شہادت، اہل مدینہ کا قتل عام اور کعبہ شریف پر سنگ باری اسکے ۳ سالہ دور کے سیاہ کارنامے ہیں۔یہ کہنا کہ ابنِ زیاد نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو

قتل کیا۔لہٰذااسکی کوئی ذمہ داری یزید پر عائدنہیں ہوتی بالکل غلط ہے۔ابن زیادکوحضرت حسینؓ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہی تو کوفہ کا گورنر بنایا گیا تھا۔جہاں تک حدیث شریف میں مغفرت کی بشارت کاتعلق ہے وہ بالکل صحیح ہےلیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یزید کےغلط کاموں کوبھی صحیح کہاجائےمغفرت گناہگاروں کی ہوتی ہےاس لئےمغفرت اورگناہ میں کوئی تعارض نہیں، ہاں یزید کے کفر کا فتویٰ دینا اس پر مبنی ہے کہ اس کے خاتمہ کاقطعی علم ہو، وہ ہےنہیں، اسلئے کفرکا فتویٰ اس پر ہم بھی نہیں دیتے۔گو یزید کے سیاہ کارناموں کی وجہ سے اس کو بہت سے حضرات نے مستحق لعنت قرار

دیا ہے۔مگراس کا نام لے کرلعنت ہم بھی نہیں کرتے۔مگرکسی پرلعنت نہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ اس کی حمایت بھی کی جائے۔ واللہ اعلم۔

یزید پرلعنت بھیجنے کا کیا حکم ہے؟

س۔۔۔کیایزید پرلعنت بھیجنا جائز ہے؟

ج۔۔۔اہل سنت کےنزدیک یزید پرلعنت کرنا جائزنہیں۔یہ رافضیوں کا شعار ہے۔قصیدہ بدءالامالی جواہل سنت کے عقائدمیں ہےاس کا شعر ہے۔

ولم یلعن یزیداً بعد موت سوی الکثاررنی الاغراء غال

اس کی شرح میں علامہ علی قاری لکھتے ہیں کہ ”یزید پرسلف میں سے کسی نےلعنت نہیں کی سوائے رافضیوں، خارجیوں اوربعض معتزلہ کےجنھوں نےفضول گوئی میں مبالغہ سےکام لیاہے“اوراس مسئلہ پرطویل بحث کے بعد لکھتے ہیں۔

فلاشك ان السکوت اسلم

”اس لئے اہل سنت کاعقیدہ یہ ہے کہ نہ تویزید پرلعنت کی جائے۔نہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں اس کی مدح وتوصیف کی جائے“

یزیداورمسلک اعتدال

یزید کے بارے میں اوپر جودوسوال وجواب ذکرکئے گئے ان پرہمیں دومتضادمکتوب موصول ہوئے۔ذیل میں پہلے وہ دونوں مکتوب درج کئے جاتے ہیں اس کے بعدان پرتبصرہ کیا جائے گا۔

پہلاخط:محترمی مولانامحمدیُوسف لُدھیانوی

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا‘ چنددن ہوئے ایک دوست نے بڑے گہرے تاسف کے ساتھ تذکرہ کیا کہ

مولانا یوسف لدھیانوی صاحب بھی غیر ارادی اور غیر شعوری طور پر ''شیعوں'' کو خوش کرنے کے لئے عام قسم کی خلاف حقیقت باتیں کرنے لگے' کریدنے پر پتہ چلا کہ آپ نے کسی ھفتگی میں۔''یزید پلید'' لکھا ہے۔میں نے عرض کیا کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے' کوئی اور چکر ہوگا۔مولانا یوسف لدھیانوی جیسا عالم و محقق شخص ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ''یزید'' ایک جلیل القدر صحابیؓ کا فرزند اور ہزار ہا صحابہؓ کا معتمد ہے۔اس کی ولیعہدی کی تجویز' دین

وملت کے دوررس اور وسیع تر مفاد کی خاطر خود اصحاب بیعت رضوان نے پیش کی۔اس وقت موجود تمام صحابہ کرامؓ اور تقریباً نصف درجن ازواج مطہرات نے اس تجویز کو پسند فرمایا، چنانچہ چھٹے خلیفہ راشد امام عادل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بحیثیت خلیفہء وقت اس متفقہ تجویز کا اعلان فرمایا۔بیعت ہوئی۔دس سال بعد جب ''یزید'' عملاً خلیفہ بنا تو اسی طے شدہ پالیسی کے مطابق پوری سلطنت میں آٹومیٹک طریقہ سے بیعت خلافت عمل میں آگئی اس وقت موجود سینکڑوں جلیل القدر صحابہؓ نے بیعت فرمائی۔اعتماد کیا' تعاون کیا' اکاّ دکاّ کا اختلافی آواز ظاہر ہے اس پونے سو سے بھی زائد اتفاق واتحاد کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ جیسے جید اور عالم فاضل صحابہ کو کوئی ''پلیدی'' نظر نہیں آئی جو حقیقی بزرگ اور عینی شاہد ہیں یہ بعد کے ''ننھے منے'' بزرگوں کو 'پلیدی'' کہاں سے نظر آگئی۔پھر حضرت حسینؓ کے جوان العمر' متقی و پارسا صاحبزادے جو اس دور اور کوفی منافقوں کی برپا کردہ ''کربلا'' کے عینی شاہد ہیں وہ بھی کوئی بات نہیں فرماتے' نہ قاتل کہتے ہیں نہ پلید' بلکہ بیعت فرماتے ہیں اور اخیر تک مکمل وفاداری کے ساتھ تعاون فرماتے ہیں۔مزید عرض کیا کہ بھائی' یہ سب دشمنان صحابہ رافضیوں کا پروپیگنڈہ اور مسلمانوں کی سادہ لوحی ہے۔ورنہ تابعین کی صفِ اول کی شخصیت، حج و جہاد کا قائد' متفقہ خلیفہ' ''پلید'' وغیرہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ایسی عامیانہ بات مولانا لدھیانوی نہیں کہہ سکتے۔

''میرا وعظ'' بڑے تحمل سے سنا اور پھر چند گھنٹے بعد ہفت روزہ 'ختم نبوت'' کا شمارہ میرے سامنے رکھ دیا' میں یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ اس کی بات درست تھی' واقعی آپ سے ''سہو'' ہوگیا میں کبھی آپ کا اسم گرامی دیکھتا اور کبھی ''یزید پلید'' کا عنوان! یـــــا الـــــعـــــجـــــب!

حضرت لاپرواہیاں چھوڑ دیجئے۔شیعیت' کفریات کا مجموعہ ہے' مگر صدیاں گزر گئیں' نہ ان کی تکفیر کی گئی' نہ ان کو امت مسلمہ سے کاٹا گیا ''اسلامی فرقہ'' سمجھا جاتا ہے۔ان لوگوں نے اپنے دجل و فریب سے سُنی مسلمانوں کے دل ودماغ پر بھی قبضہ کیا ہوا ہے۔ماتم کے علاوہ خیالات میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔مولانا بنوریؒ مرحوم نے مودودیت کو

چالیس سال بعد پہچانا۔مولانا منظور نعمانی نے ''شیعیت'' کو اب آ کر پہچانا؟ آپ کتنا عرصہ لگائیں گے؟
خدا کے لئے سبائیت زدگی چھوڑیے، صحابہ' تابعین' تبع تابعین کے عزوشرف کا تحفظ فرمایئے۔من گھڑت بہتانات کو پہچانئے۔والسلام

ارشاد احمد علوی ایم اے۔

ہوائی اڈہ روڈ نزد مسجد اقصیٰ۔رحیم یار خان۔

دوسرا خط

محترم مولانا صاحب دامت برکاتہم

رمضان وشوال ۱۴۰۱ھ بمطابق اگست ۱۹۸۱ء کا شمارہ نمبر۳۔۴/ ج ۳۹ زیر نظر ہے۔مسائل واحکام کے زیر عنوان فضل القیوم نامی سائل کے ایک اہم سوال کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ۔۔۔

''اہل سنت کے نزدیک یزید پر لعنت کرنا جائز نہیں' یہ رافضیوں کا شعار ہے'' ۶۲-۷۷ آپ کو معلوم ہے کہ محمود احمد عباسی کی تشدد آمیز تحقیق اور مودودی کی منافقانہ تالیف ''خلافت وملوکیت'' کے بعد اس طرح کے یہ مسائل ایک خاص اہمیت حاصل کر چکے ہیں۔اس لئے میں اس عریضہ کے توسط سے مزید تحقیق اور روایات کی تطبیق کا متمنی ہوں۔

آپ کے اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل سنت میں سے کوئی بھی جواز لعنت یزید کا قائل نہیں۔قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی شہرۂ آفاق کتاب '' السیف المسلول'' میں فرماتے ہیں۔

''فقیر کے نزدیک مختار بات یہ ہے کہ یزید پر لعنت کرنا جائز ہے اور محققین اہل حدیث کا مذہب بھی یہی ہے۔ان میں امام ابوالفرج ابن جوزی بھی ہیں۔علم وجلالت شان میں بہت اونچے' انہوں نے اس مسئلہ پر ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام ہے ''الردعلی المتعصب العنید المانع من ذم یزید''
صفحہ ۴۸۸۔

ترجمان مسلک اہل دیوبند حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب مدظلہ العالی ''شہید کربلا اور یزید'' میں فرماتے ہیں۔

''یہ سب شہادتیں ہم نے اس لئے نہیں پیش کیں کہ ہمیں یزید پر لعنت کرنے سے کوئی خاص دلچسپی ہے۔نہ ہم نے آج تک کبھی لعنت کی' نہ آئندہ ارادہ ہے اور نہ ان لعنت ثابت کرنے والے علماء وائمہ کا منشاء یزید کی لعنت کو بطور

وظیفہ کے پیش کرنا ہے' ان کا منشاء صرف یزید کو ان غیر معمولی ناشائستگیوں کی وجہ سے مستحق لعنت قرار دینا یا زیادہ سے زیادہ لعنت کا جواز ثابت کرنا ہے''۔ صفحہ ۱۴۵

علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحب روح المعانی فرماتے ہیں:

ان الامام احمدلما سأله والده عبدالله عن لعن يزيد قال كيف لايلعن من لعنه الله تعالىٰ فى كتابه فقال عبدالله قد قرات كتاب الله عزوجل فلم اجد فيه لعن يزيد فقال الامام ان الله

تعالىٰ يقول:

فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوافى الارض وتقطعواار حامكم اولئك الذين لعنهم الله (محمد۔۲۲۔۲۳)

واى فساد و قطعيته اشد مما فعله يزيد۔

چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں:

وقد جزم بكفره وصرح بلعنه جماعته من العلماء فمنهم الحافظ ناصر السنة ابن الجوزى وسبقه القاضى ابو يعلىٰ وقال العلامة التفتازانى "لانتوقف فى شانه بل فى ايمانه لعنةالله عليه وعلىٰ انصاره واعوانه" وممن صرح بلعنه الجلا ل سيوطى عليه الرحمة (ص۷۲ج ۲۶)

وانا اقول الذى يغلب علىٰ ظنى ان الخبيث لم يكن مصدقاً برسالة النبى صلى الله عليه وسلم وان مجموع مافعل مع اهل حرم الله تعالىٰ و اهل حرم نبيه عليه الصلوٰة والسلام وعترته الطيبين الطاهرين فى الحياة وبعد المماة وما صدرمنه من المخازى ليس بضعف دلالة على عدم تصديقه من القاء ورقة من المصحف الشريف فى قذر۔ ولا اظن ان امره كان خافيا على اجلة المسلمين اذ ذاك ولكن كانوامغلوبين مقهورين لم يسعهم الا الصبر ليقضى الله امراكان مفعولاً ولوسلم ان الخبيث كان مسلماً فهومسلم جمع من الكبائرمالايحيط به نطاق البيان وانا اذهب الىٰ جواز لعن مثله على تعيين (ص۷۳ج۲۶)

آپ جیسے معتدل اور متین صاحب علم پر ضروری ہے کہ اس مسئلہ کی تنقیح فرما کر جواب عنایت فرمادیں اور اکابرین اہل سنت کے ان مختلف اقوال کے درمیان تطبیق دے کر ذہنی الجھن کو دور فرمادیں۔

احقر

عبدالحق رحیم یارخان

ج۔۔۔۔یہ دونوں خط یزید کے بارے میں افراط وتفریط کے دو انتہائی سروں کی نمائندگی کرتے ہیں' ایک فریق ''حبِ یزید'' میں یہاں تک آگے نکل گیا ہے کہ ''مدحِ یزید'' کو اہل سنت کا شعار ثابت کرنے لگا ہے اس کی خواہش ہے کہ یزید کا شمار اگر ''خلفائے راشدین'' میں نہیں تو کم از کم ''خلفائے عادلین'' میں ضرور کیا جانا چاہیئے' اور یزید کے سہ سالہ دور میں جو سنگین واقعات رونما ہوئے' یعنی حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر اہل بیت کا قتل' واقعۂ حرہ میں اہل مدینہ

کا قتل عام اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے مقابلہ میں حرم کعبہ پر یورش' ان واقعات میں یزید کو برحق اور اس کے مقابلہ میں اکابر صحابہؓ کو امام برحق کے باغی قرار دیا جائے۔

دوسرا فریق ''بغض یزید'' میں آخری سرے پر ہے، اس کے نزدیک یزید کی سیاہ کاریوں کی مذمت کا حق ادا نہیں ہوتا' جب تک کہ یزید کو دین وایمان سے خارج اور کافر وملعون نہ کہا جائے۔ یہ فریق یزید کو اس عام دعائے مغفرت و رحمت طلبی کا مستحق بھی نہیں سمجھتا جو امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے گناہگاروں کے لئے کی جاتی ہے۔

لیکن اعتدال وتوسط کا راستہ شاید ان دونوں انتہاؤں کے بیچ میں سے ہوکر گزرتا ہے اور وہ یہ کہ یزید کی مدح سرائی سے احتراز کیا جائے اس کے مقابلہ میں حضرت حسینؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور دیگر اجلّہٗ صحابہؓ وتابعینؒ (جو یزیدی فوجوں کی تیغ ظلم سے شہید ہوئے) کے موقف کو برحق سمجھا جائے، لیکن اس کی تمام تر سیاہ کاریوں کے باوجود چونکہ اس کا خاتمہ بر کفر کسی دلیل قطعی سے ثابت نہیں ہے' اس لئے اس کے کفر میں توقف کیا جائے' اور اس کا نام لے کر لعنت سے اجتناب کیا جائے جمہور اہل سنت واکابر اہل دیوبند کا یہی مسلک ہے اور یہی سلامتی کی راہ ہے۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ ''معارف السنن'' میں لکھتے ہیں۔

ویزید لا ریب فی کونہ فاسقاً ولعلمأالسلف فی یزید و قتلہ الامام الحسین خلاف فی اللعن والتوقف قال ابن الصلاح: فی یزید ثلاث فرق فرقۃ تحبہ وفرقۃ تسبہ وفرقۃ متوسطۃ لاتتولاہ ولا تلعنہ قال: وھذہ الفرقۃ ھی المصیبۃ الخ (ص ۸۔ج ۶)

ترجمہ۔۔۔۔یزید کے فاسق ہونے میں تو کوئی شک نہیں' اور علمائے سلف کا اس میں اختلاف ہے کہ یزید پر اور امام حسینؓ کے قاتلین پر لعنت کی جائے یا توقف کیا جائے۔ ابن صلاح کہتے ہیں کہ یزید کے بارے میں تین فرقے ہیں' ایک فرقہ اس سے محبت رکھتا ہے ایک فرقہ اس سے بغض رکھتا ہے اور اسے گالیاں دیتا ہے اور ایک فرقہ میانہ رو ہے وہ نہ اسے اچھا جانتا ہے اور نہ اس پر لعنت کرتا ہے۔ ابن صلاح کہتے ہیں یہی فرقہ جادۂ صواب پر ہے۔''

حضرت بنوری قدس سرہ کی اس تحریر سے معلوم ہوا کہ یزید کے فسق پر تو اہل سنت کا قریب قریب اجماع

ہے۔البتہ اس میں اختلاف رہا ہے کہ یزید پر لعنت کی جائے یا اس کے معاملے میں توقف کیا جائے؟ مکتوب دوم میں اس فریق کی نمائندگی کی گئی ہے۔جو یزید کے ایمان میں بھی شک رکھتا ہے اور بلا تردّد اس پر لعنت کے جواز کا قائل ہے۔اگر چہ یہ قول بھی سلف کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے۔لیکن جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔جمہور اکابر اہل سنت اور اکابر دیوبند اس کو گنہگار مسلمان سمجھتے ہوئے اس پر لعنت کے بارے میں توقف ہی کے قائل ہیں۔

مدح یزید کو اہل سنت کا شعار قرار دینا' جیسا کہ ہمارے علوی صاحب کی تحریر سے مترشح ہے۔ایک نیا انکشاف ہے جو کم ازکم ہماری عقل وفہم سے بالاتر چیز ہے۔

ہمارے بعض اکابرین کے قلم سے ''یزید پلید'' کا لفظ نکل جاتا ہے۔میرا جو مضمون ہفت روزہ ''ختم نبوت'' میں ایک سوال کے جواب میں شائع ہوا تھا اس میں ان اکابر کے اس طرزِ عمل کی توجیہہ کی گئی تھی کہ یہ یزید کی سیاہ کاریوں کے خلاف بے ساختہ نفرت وغیظ کا اظہار ہے۔چنانچہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ مکتوبات شریفہ میں بڑے اہتمام کے ساتھ یزید کے نام کے ساتھ ''بے دولت'' کا لفظ لکھتے ہیں' شاہ عبدالحق محدثؒ دہلوی مسند السند شاہ عبدالعزیز دہلویؒ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور دیگر اکابر ''یزید پلید'' کا لفظ لکھتے ہیں۔ ہمارے علوی صاحب انکشاف فرماتے ہیں کہ یہ سب ''ننھے منے'' بزرگ تھے۔ماشاءاللہ! چشم بدُ ور! اپنے اکابر کا ادب واحترام ہو تو ایسا ہو۔

میرے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ اگر یہ تمام اکابر ''ننھے منے'' بزرگ تھے تو ان کے مقابلے میں جناب محمد یوسف لدھیانوی یا جناب ارشاد علوی صاحب کی کیا اہمیت ہے؟ اگر ان اکابر نے حدیث وتاریخ، حالات صحابہؓ اور عقائد اہل سنت کو نہیں سمجھا تھا تو ماوشما کی ''تحقیق'' کا کیا وزن رہ جاتا ہے؟ شاید ہمارے علوی صاحب کے نزدیک ''حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ'' کے مقابلے میں حضرت حسینؓ ' حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ' حضرت عبداللہ بن عباسؓ ' حضرت عبداللہ بن عمرؓ ' حضرت ابوشریحؓ اور واقعہ حرہ کے تمام صحابہؓ وتابعین بھی ''ننھے منے'' بزرگ ہی ہوں گے' بلکہ خود حرم مدینہ' حرم مکہ اور حرمت بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی یزید کے مقابلہ میں ''ننھی منی سی چیز'' ہی ہوگی۔کیونکہ یزید نے آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کو بھی ملحوظ نہیں رکھا۔حرم مدینہ کو بھی پامال کیا اور حرم کعبہ پر بھی چڑھائی کی۔اگر یہ تمام چیزیں یزید کے مقابلے میں ''ننھی منی'' ہیں تو ہمیں یقین رکھنا چاہئے کہ بس ''یزید کی محبت'' ہی اسلام کا ایسا مقدس عقیدہ ہے کہ جس کے مقابلے میں نہ حرم مکہ کی کوئی عظمت ہے نہ حرم مدینہ کی' نہ خانوادۂ نبوت کی' نہ اجلہ صحابہؓ وتابعینؒ کی اور نہ بعد کے تیرہ سو

سالہ اکابر امت کی۔۔۔رہا علوی صاحب کا یہ شبہ کہ بہت سے صحابہؓ وتابعین نے یزید کی بیعت کی تھی' ان کے بنائے ہوئے خلیفہ کو "پلید" کیسے کہا جاسکتا ہے؟ اس ناکارہ کے خیال میں یہ شبہ ایسا نہیں کہ کوئی ذی فہم آدمی اس میں الجھ کر رہ جائے۔

جناب علوی صاحب غور فرمائیں کہ یہاں دو بحثیں الگ الگ ہیں۔ایک یہ کہ یزید کا استخلاف صحیح تھا یا نہیں؟ اور دوسرے یہ کہ خلیفہ بن جانے کے بعد اس نے جو کارنامے انجام دیئے وہ لائق تحسین ہیں یا لائق نفرت؟ اور ان کارناموں کی بناء پر وہ اہل ایمان کی محبت اور مدح وستائش کا مستحق ہے' یا نفرت وبیزاری اور مذمت و تقبیح کا۔؟

جناب علوی صاحب کا استدلال اگر کچھ مفید ہوسکتا ہے تو پہلی بحث میں ہوسکتا ہے کہ چونکہ بہت سے صحابہؓ وتابعینؒ نے اس سے بیعت کرلی تھی۔اسلئے اس کے استخلاف کو صحیح سمجھنا چاہئے۔ہر چند کے اس استدلال پر بھی جرح وقدح کی کافی گنجائش ہے' لیکن یہاں استخلاف یزید کا مسئلہ سرے سے زیرِ بحث ہی نہیں' اس لئے علوی صاحب کا یہ شبہ قطعی طور پر بے محل ہے۔یہاں تو بحث یزید کے استخلاف کے بعد کے کارناموں سے ہے کہ مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اس نے جو کچھ کیا وہ خیر وبرکت کے اعمال تھے یا فسق وفجور کے؟ ان کی وجہ سے وہ "طاہر ومطہر" کہلانے کا مستحق ہے یا "پلید وملعون" کہلانے کا؟ اور ان کارناموں کے بعد اس کے بارے میں اکابر امت نے کیا رائے قائم کی؟ میں اوپر بتاچکا ہوں کہ اس کے سہ سالہ دور کے تین واقعات مشہور ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نواسہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل بیت کا قتل۔حرم مدینہ کی پامالی اور اہل مدینہ کا قتل عام۔حرم کعبہ پر فوج کشی۔کیا کوئی ایسا شخص جس کے دل میں ایمان کی رمق ہو ان سنگین واقعات کے بعد بھی اس کے دل میں یزید کی محبت اور اس کی عزت وعظمت باقی رہ سکتی ہے؟ کیا ہمارے علوی صاحب کسی صحابیؓ یا کسی جلیل القدر تابعی کا حوالہ پیش کرسکتے ہیں؟ کہ انہوں نے ان واقعات پر یزید کو داد تحسین دی ہو؟ اور کیا یہ واقعات ہمارے علوی صاحب کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذاء کے موجب نہیں ہوئے ہوں گے؟ یزید کی حمایت ومخالفت سے ذہن کو فارغ کرکے ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے کہ جب خانوادۂ نبوت کو خاک وخون میں تڑپایا جارہا ہو' جب مدینۃ الرسول میں صحابہ کرامؓ اور ان کی اولاد کو تہہ تیغ کیا جارہا ہو اور حرم کعبہ پر فوج کشی کرکے اس کی حرمت کو مٹایا جارہا ہو اور پھر یہ واقعات ایک کے بعد ایک پے در پے ہورہے ہوں تو کون مسلمان ہوگا جو یزید کے کردار پر صدائے آفرین بلند کرے' اور ان تمام سیاہ کاریوں کے باوجود یزید کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان ہو۔حق تعالیٰ شانہٗ ہمیں اپنی مرضیات کی توفیق عطا فرمائیں۔